18

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں

(فرمودہ 30 مئی 1952ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''یہ مہینہ رمضان کا ہے اور آج اس پر پانچواں دن گزر رہا ہے۔ چونکہ گزشتہ مہینہ تیس دن کا ہوا تھا اس لئے اگر رؤیتِ ہلال میں کوئی غلطی نہیں ہوئی تو پھر یہ رمضان کا مہینہ 29 دن کا ہوگا۔ کیونکہ تیس تیس دن کے دو مہینے جمع نہیں ہوا کرتے۔ پس آج کے بعد رمضان کے 24 دن رہ گئے ہیں اور آج پہلا جمعہ رمضان کا ہے۔

جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیتِ دعا کا دن ہے اور رمضان بھی قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔ جمعہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں آجائے اور خاموش بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں لگا رہے، امام کا انتظار کرے اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے اور نماز باجماعت میں شامل ہو تو اس کے لئے خاص طور پر خدا تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں 1 اور پھر ایک گھڑی جمعہ کے دن ایسی بھی آتی ہے کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے قبول ہو جاتی ہے۔ 2 قانونِ الٰہی کے ماتحت اس حدیث کی یہ تعبیر تو ضرور کرنی پڑے گی کہ وہی دعائیں قبول ہوتی ہیں جو سنّتُ اللہ اور قانونِ الٰہی کے مطابق ہوں۔ لیکن جہاں یہ بہت بڑی نعمت ہے وہاں یہ آسان امر بھی نہیں۔ جمعہ کا وقت قریباً

دوسری اذان سے یا اس سے کچھ دیر پہلے سے شروع ہو کر نماز کے بعد سلام پھیرنے تک ہوتا ہے۔ اگر یہ دونوں وقت ملا لئے جائیں اور خطبہ جمعہ چھوٹا بھی ہو تو یہ وقت آدھا گھنٹہ ہو جاتا ہے اور اگر خطبہ لمبا ہو جائے تو یہ وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس ایک گھنٹے یا ڈیڑھ گھنٹے میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب انسان کوئی دعا کرے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن اس نوے منٹ کے عرصہ میں انسان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ آیا پہلا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے، دوسرا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے یا تیسرا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے۔ یہاں تک کہ 90 منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔ گویا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے 90 منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی۔ اور وہی شخص قبولیتِ دعا کا موقع تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا جو برابر 90 منٹ تک دعا کرتا رہے۔ اور 90 منٹ تک برابر دعا میں لگے رہنا اور توجہ کو قائم رکھنا ہر ایک کا کام نہیں۔ بعض لوگ تو پانچ منٹ تک بھی اپنی توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ مثلاً میں اس وقت نماز کے لئے آیا ہوں۔ انسان اِدھر اُدھر نظر مارتا ہی ہے۔

میں نے خطبہ سے پہلے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سنتیں پڑھ رہے تھے اور یکدم ان کی آنکھ اِدھر اُدھر جا پڑتی تھی۔ سنتوں پر ڈیڑھ دو منٹ لگتے ہیں مگر اس تھوڑے سے وقت میں بھی وہ کبھی دائیں دیکھتے تھے کبھی بائیں دیکھتے تھے، کبھی زمین کی طرف دیکھتے تھے، کبھی آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ جب ڈیڑھ دو منٹ تک توجہ کو قائم رکھنا مشکل ہے تو نوے منٹ تک دعا کرتے رہنا، ذکرِ الٰہی میں لگے رہنا اور توجہ کو ایک ہی طرف قائم رکھنا آسان امر نہیں ہو سکتا۔

پس بظاہر یہ آسان بات نظر آتی ہے۔ چنانچہ بعض لوگ کہتے بھی ہیں کہ یہ کتنا آسان گُر ہے لیکن باوجود اس کے کہ یہ آسان گُر ہے دس ہزار تو کیا دس لاکھ میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو اس وقفہ میں دعا قبول کرانے کی کوشش کرتا ہو۔ اگر ہر ایک سے پوچھا جائے کہ تم نے اپنی 20، 30، یا 40 سال کی عمر میں کتنی دفعہ اس موقع پر دعا قبول کرانے کی کوشش کی ہے؟ تو غالباً 99 فیصدی بلکہ 99.3/4 فیصدی ایسے لوگ نکلیں گے جو کہیں گے ہمیں تو کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کہہ دے میں نے دعا مانگی ہے لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس گھڑی کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔

غرض اس مبارک گھڑی کو پکڑنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خطبہ کے شروع سے نماز

کے ختم ہونے تک برابر دعا میں لگا رہے۔ کہنے کو تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ بڑا آسان گُر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو گُر کہا جاتا ہے کروڑوں میں سے ایک شخص بھی اسے پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بہرحال یہ دن بھی اُن دنوں میں سے ہے جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ادھر رمضان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان ایّام میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جو لوگ راتوں کو اٹھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے قریب ہو جاتا ہے اور ان کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ غرض رمضان کے ایّام بھی ایسے ہیں جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں خصوصاً لیلۃ القدر میں دعاؤں کی قبولیت کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ اس رات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ 3 یعنی سورج ڈوبنے سے لے کر صبح تک کلامِ الٰہی لانے والے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔ سلامتی، رحمتیں اور برکتیں بنی نوع انسان پر چھا جاتی ہیں۔

غرض جمعہ اور رمضان دونوں اپنے اندر برکتیں رکھتے ہیں۔ لیکن اگر جمعہ اور رمضان دونوں جمع ہو جائیں تم سمجھ سکتے ہو کہ اُس وقت کتنی برکات کا اجتماع ہو جائے گا۔ آج جمعہ بھی ہے اور رمضان بھی ہے۔ پنجابی میں مثل ہے۔ ''چُپڑی پھر دو دو'' اور کیا چاہیے۔ ہمارا ملک غریب تھا لوگ سمجھتے تھے کہ چپڑی ہوئی روٹی ایک ہی مل سکتی ہے دو نہیں۔ اس لئے یہ مثل بن گئی کہ روٹی چپڑی ہوئی ہو اور پھر دو دو مل جائیں تو اور کیا چاہیے۔ اگر ایک شخص کو دو چپڑی ہوئی روٹیاں مل جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے مجھے اور کیا چاہیے۔ اسی طرح جسے قبولیتِ دعا کے دو مواقع مل جائیں اسے اور کیا چاہیے۔ رمضان کی اس دفعہ بندش کچھ ایسی ہے کہ اس میں چار جمعے آئیں گے۔ بعض سالوں میں رمضان میں پانچ پانچ جمعے بھی آ جاتے ہیں۔ مثلاً مہینہ جمعہ یا ہفتہ سے شروع ہو گیا تو اس میں پانچ جمعے بھی آ جاتے ہیں۔ لیکن اس سال رمضان میں پانچ جمعے نہیں آئیں گے چار آئیں گے اور ان کے علاوہ باقی ایّام بھی برکت والے ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان ان ایّام سے فائدہ اٹھائے۔ کئی لوگ ہوتے ہیں کہ ان پر برکتوں کے دن آتے ہیں لیکن وہ ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں رکھتے۔ مثلاً نابالغ بچے ہیں ان پر روزے فرض نہیں اور نہ وہ روزے رکھ سکتے ہیں۔ یا بوڑھے ہیں ان کے قویٰ انہیں جواب دے چکے ہوتے ہیں۔

روزے ان پر فرض بھی نہیں اور وہ رکھتے بھی نہیں۔ یا مثلاً بیمار ہیں ان کی قوت مضمحل ہو چکی ہوتی ہے اور روزہ رکھنے سے خدا تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو ان ایّام سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے اور ان میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہوتی ہے اور ماحول بھی ایسا ہوتا ہے جو انہیں روزہ رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے اس فضل اور احسان سے کہ جو بیمار ہیں وہ روزہ نہ رکھیں وہ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور بیمار بن جاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم سوئے ہوئے کو تو جگا سکتے ہو لیکن جو مَچلا بنتا ہے اور وہ جاگنا نہیں چاہتا اسے نہیں جگا سکتے۔ اس لئے کہ سوئے ہوئے شخص کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اسے جگا رہا ہے اس لئے جونہی تم اسے ہاتھ لگاؤ گے وہ جاگ اٹھے گا۔ لیکن جو جان بوجھ کر سویا ہوا بنتا ہے اسے علم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اسے جگا رہا ہے اس لئے وہ نہیں جاگے گا۔ اسی طرح جو لوگ بیمار بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے اس فضل اور احسان سے جو بیماروں پر ہے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں ان کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں صحت دی ہوتی ہے، ایمان دیا ہوتا ہے وہ رمضان کی قدر و وقعت کو سمجھتے ہیں پھر وہ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ایک مہینے کے برابر لمبی سُرنگ آجاتی ہے جس میں سے گزرتے ہوئے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اپنی وہ دعائیں منواتے ہیں جن کو قبول کروانے کی صورت پہلے نظر نہیں آتی تھی۔ یہ لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی حالت اَور ہوتی ہے اور جب رمضان سے نکلتے ہیں تو ان کی حالت اَور ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ رمضان کے مہینے میں ننگے داخل ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی خلعتوں سے لدے ہوئے نکلتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ روحانی بیماریوں سے مضمحل اور خمیدہ کمر کے ساتھ رمضان میں داخل ہوتے ہیں لیکن چُست و چالاک اور تندرست شخص کی شکل میں نکلتے ہیں۔ کئی لوگ روحانی طور پر اندھے ہوتے ہیں لیکن سجاکھے، دیکھنے والے اور تیز نظر والے نکلتے ہیں۔ کئی لوگ دل کے جذامی اس مہینہ میں داخل ہوتے ہیں لیکن جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے تو ان کے چہروں پر خوبصورتی، رعنائی اور شادابی کا منظر ہوتا ہے جسے ہر شخص دیکھتا ہے اور واہ واہ کرتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور

بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کے لئے خدا تعالیٰ خود اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھولتا ہے اور وہ منہ پھیر لیتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل کرے جو خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو بھی ہدایت دے جو اپنی طبعی نابینائی کی وجہ سے اس کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔''

(الفضل 17 جون 1952ء)

1: بخاری کِتَاب الجُمُعَة باب الدُّهْنُ لِلْجُمُعَةِ.

2: بخاری کتاب الجُمُعَةِ باب السَّاعَة الَّتِی فِی یَوْمِ الْجُمُعَةِ.

3: القدر 4 تا 6